

313435

رول نمبر (ہندسوں میں):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



کاپی نمبر 3226

تبی لاکھ تیرہ ہزار چار سو پینتالیس  
رول نمبر (لفظوں میں):

# شعبہ امتحانات تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

جوابی پرچہ امتحان سالانہ / ضمنی 143<sup>40</sup>ھ / 2019ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِٖ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: تسلیمرا عنوان: اصول فقہ

تاریخ: 2-19-2019ء دستخط ناظم مرکز امتحان / معاونہ کمرہ امتحان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِٖ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

(طلباء) (سال دوم)

پرچہ نمبر: 3 عنوان: اصول فقہ

سوال نمبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	میزان
محل کردہ نمبرات											

دستخط ممتحن

نام ممتحن



مسوالنمبر 1

جز 1 اعراب:

وَأَنَّ يَتَّخِذَ الْحُكْمَ الشَّرْعِيَّ الثَّابِتَ بِالنَّفْسِ بِعَيْنِهِ الْخُفْرُ وَلَا يَتَّخِذُ فِيهِ

ترجمہ عبارت:

اور حکم شرعی جو نفس سے ثابت ہے بعینہ الیس فرع کی طرف متقدم ہو  
جو اس کی حاصل نہیں ہو اور اس میں نفس وارد نہ ہوئی ہو۔  
جز 2 قیاس کی شرط ثالث کی شرائط:

چار ہیں

نمبر شمار	شرائط	امثال
1	وہ حکم جو ثابت ہے وہ شرعی ہو صرف نفوی نہ ہو	خمر
2	وہ حکم جو ثابت ہے وہ نفس سے ثابت ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو	ذبحی پر کفار و مجاہد نہیں
3	فرع اصل کی نظیر ہو لہذا نہ ہو	بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
4	فرع میں نفس وارد نہ ہوئی ہو	کفارہ یحسین و دھماکہ

مسوالنمبر 2

جز 1 ترجمہ عبارت:

اور بے شک تحلیل حکم شرعی کے لیے ہے اور وہ حکم شرعی فقیر  
کی طرف پھرنے کے لیے محل کی صلاحیت رکھتا ہو اس حال میں کہ اس محل  
پر اس فقیر کا قبضہ دائمی ہو لہذا اس کے کہ استبداد اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔  
قیاس کی شرط رابع:

یہ ہے کہ اصل کا حکم قیاس کے لہجہ بھی جوں کا

توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو۔

جز 2 اعتراف:

یہ ہے کہ قیاس کا حکم دلالت النفس یا اعتقاد النفس سے ثابت

ہو رہا ہے تو تحلیل کا کیا مطلب ہے۔



جواب:

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ تحلیل سے دوسری حکم شرعی ثابت ہو رہا ہے  
وہ یہ ہے کہ اگر کسی غیور کو کوئی چیز دے دیں تو وہ اس کے پاس چلی جاتی  
ہے اور غیور کو اس پر مکمل تعریف حاصل ہوتا ہے اور اس غیور کا اس  
چیز پر قبضہ دائمی ہوتا ہے بعد ازاں اس نے کہ ابتداء حق رب تعالیٰ کا ہے  
اس کے بعد فقیر کا ہے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور جب علت ہمارے نزدیک اثر کی وجہ سے علت بنتی ہے  
تو ہم نے قیاس کو مقدم کیا اس استحسان پر جو قیاس خفی ہے جبکہ اس  
استحسان کا اثر قوی ہے۔  
قیاس کو استحسان پر مقدم کرنا:

جب قیاس کا ظاہری اثر خفی ہو اور باطنی  
اثر قوی ہو تو اسے استحسان پر مقدم کرتے ہیں۔  
مقدم کرنے کی وجہ:

کیونکہ قیاس کا ظاہری اثر چاہے مخفی ہو اور باطنی اثر  
قوی ہو یہ لہذا اس استحسان سے جس کا ظاہری اثر قوی ہو اور  
باطنی اثر مخفی ہو۔

جز 2

استحسان کی اقسام:

چار قسمیں ہیں



نمبر شمار	اقسام
1	استحسان بالاثَر
2	استحسان بالاجماع
3	استحسان بالفروءة
4	استحسان بالاحقل

ہر کی جہی

استحسان بالاثَر	استحسان بالاجماع
کسی آیت یا حدیث کی وجہ سے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر دوسرا حکم اختیار کرنا	امت مسلمہ کا ایک مسئلہ پر اجماع کر کے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر کوئی دوسرا حکم اختیار کرنا

استحسان بالاثَر کی مثال	استحسان بالاجماع کی مثال
بیع المسلم یہ مردود ہے اور مردود شئی ناجائز ہوتی ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ یہ ناجائز ہو لیکن اس کے مقابلہ حدیث ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اسلم منکم علیکم فی کیل معلوم ہے اس لیے اب یہ جائز ہے	بیع استقناع یہ ناجائز ہے چونکہ اس میں صبیح معصوم ہوتی ہے اس وجہ سے جس بیع میں صبیح معصوم ہو وہ ناجائز ہوتی ہے لیکن یہ اجماع سے ثابت ہے اس لیے اب یہ جائز ہے

استحسان بالفروءة	استحسان بالاحقل
کسی مجبوری کی وجہ سے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر دوسرا حکم اختیار کرنا	کسی کام کو اچھا سمجھتے ہوئے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر دوسرا حکم اختیار کرنا
استحسان بالفروءة کی مثال	استحسان بالاحقل کی مثال
مجبور آدمی کے لیے مردہ کو کھانا جائز ہے قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ یہ ناجائز ہوتا لیکن چونکہ اس کی زندگی کو شریعت نے ترجیح دی ہے اس لیے وہ جائز ہے	ایک آدمی نے زمین بچی اب اس میں جانے کا راستہ اور پانی نہیں داخل ہو گا اس میں لیکن عقل کا تقاضا یہ ہے کہ یہ داخل ہو تو اب اسی پر عمل کریں گے



## سوال نمبر ۲

جز ۱

ترجمہ عبارت:

اور جب محارفہ قائم ہو جائے تو اس میں چھٹکارے کی راہ  
ترجیح ہے اور وہ دروہلوں میں سے ایسا کا دوسری پر از روئے وقف  
نہ اندیو ناچ حتیٰ کہ ریل اُصول نے کیا کم ایسا قیاس دوسرے قیاس کی وجہ  
سے راجح نہ ہو گا اور اسی لحاظ کتاب در سنت کے  
محارفہ خالصہ فی حکم الاصل:

وہ محارفہ جس میں مذاقہ ہو

مثال:

اضناف

شواہخ

شواہخ کہیں نہ صبح رکن ہے وغیرہ میں	ہم کہتے ہیں وغیرہ میں رکن ہے اور
لہذا اس میں تثلیث سنت ہے	سور کے صبح میں تثلیث سنت نہیں
بلکہ نہ باقی اعضاء میں تثلیث سنت ہے	کیونکہ صبح الحف، الجیرہ وغیرہ میں
	تثلیث نہیں

جز ۲

وجوہ ترجیح کی اقسام:

چار ہیں:

اقسام وجوہ

نمبر شمار

قوت تاثیر	1
قوت ثبات	2
ترجیح کثرت اُصول	3
ترجیح بالعدم	4

نوٹ:



جزء الف:

وَأَمَّا شَرْطُهُ فَإِنَّ لَا يُكُونُ الْأَصْلُ مُحْتَوِصًا بِحُكْمِهِ بِنَقْصِ الْخَر

ترجمہ عبارت:

اور ہر حال قیاس کی شرط یہ ہے کہ اصل (مقیس علیہ) اپنے

حکم کے ساتھ کسی دوسری نص سے خاص نہ ہو۔

مذکورہ شرط کی وضاحت:

مصنف یہاں سے قیاس کی عدوی

شرائط میں سے پہلی شرط کو بیان کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے

جس نص پر قیاس کرتا چاہیں وہ خود دوسری نص سے خاص نہ ہو۔

مثال:

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ایک کی گواہی دو کے برابر

ہے اور یہ حکم انہیں کے ساتھ خاص ہے آگے مقتدی نہیں ہوگا۔

جزء ب:

قیاس کی دوسری عدوی شرط:

یہ ہے کہ اصل میں

مخالف قیاس نہ ہو۔

مثال:

نماز میں قہقہہ لگانے سے وفرو فاسد ہو جاتا ہے

قیاس کی وجودی شرائط:

دو ہیں

وجودی شرائط

نمبر شمار

1 - شرعی حکم جو نص سے ثابت ہے فرع میں بھی وہی ثابت ہو

2 - اصل کا حکم قیاس کرنے کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تفسیر و تبدل نہ ہو۔



## سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ عبارت:

اور بہر حال قیاس مآدکن وہ چیز ہے جس کو  
نفس کے حکم کی علامت قرار دیا گیا ہو اور وہ قیاس ان چیزوں  
میں سے ہو جس پر نفس مشتمل ہو اور فرع کو اصل کی نظر قرار  
دیا گیا ہو اصل کے حکم کو ثابت کرنے میں اصل کی علامت کے فرع  
میں چائے جانے کی وجہ سے اور یہ وہ وقف ہے جو علاج ہو معطل  
ہو وقف کا اثر ظاہر ہونے کی وجہ سے حکم معطل ہے کہ جنس حکم میں  
یا مراد لیتے ہیں ہم علاج وقف سے وقف کا حکم کے موافق ہونا

لکن مآدقوی معنی کسی شئی کی جانب اقویٰ کو کہتے ہیں

املاحتی معنی جس کے بغیر شئی کا وجود نہ ہو

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

مصنف یہاں سے قیاس کے رکن کو  
بیان کر رہے ہیں کہ قیاس مآدکن وہ وقف مشترک ہے جس کو نفس  
کے حکم کی علامت قرار دیا گیا ہو اور وہ ان چیزوں میں سے ہو جس  
پر نفس مشتمل ہو خواہ صراحة ہو یا اشارۃ۔

جز 2

صراحة مشتمل ہونے کی مثال:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

ما فرمان یہ الحرة لیست بنجسة لانها من الطوافین والطوفات علیکم  
کہ بلی کا جو ٹھکانا یا ٹ نہیں اور اس کی علت طواف تباہی ہے  
اب یہ نفس اس علت پر صراحة مشتمل ہے

## اشارۃ مشتمل ہونے کی مثال :

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمان ہے لا تبسوا الطعام الا کیدا یکبل

طعام کو برابر برابر بیچنا جائز ہے اور متغافلًا بیچنا حرام ہے

اور اس میں علت قدر اور جنس ہے۔ یہ نفس اس علت پر

اشارۃ مشتمل ہے۔

## سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ عبارت :

اور جب ہمارے نزدیک علت اثر کی

وجہ سے علت بنتی ہے تو ہم نے مقدم کیا قیاس پر اس استحسان

کو جو قیاس خفی ہے جبکہ استحسان کا اثر قوی ہے اور مقدم کیا

ہم نے قیاس کو اس کے باطنی اثر کی محبت کی وجہ سے اس استحسان

پر جس کا اثر ظاہر ہو اور اس کا غنا حقیقی ہو اس لیے کہ

اعتبار کرنا اثر اور اس کی محبت کا قوی ہونے کی وجہ سے نہ کہ ظاہر

ہونے کی وجہ سے۔

بیان کردہ اصول کی وضاحت :

فما بطر یہ ہے کہ جہاں

جس کا اثر قوی ہو گا اسے ہم ترجیح دیں گے اس پر جس کا اثر

ضعیف خفیف ہو۔ اگر قیاس کا اثر قوی ہے تو قیاس کو مقدم کریں

گے اگر استحسان کا اثر قوی ہے تو استحسان کو مقدم کریں

گے۔ کیونکہ یہاں اعتبار محبت کے قوی ہونے کا ہوتا ہے نہ کہ

ظاہر ہونے کا۔

جز 2 :



نماز کے رکوع میں سجدہ تلاوت کے تداخل کا قیاس اور استحسانا حکم  
 ایب آدمی نے اگر نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور رکوع میں  
 سجدہ تلاوت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ایسا کرنا قیاساً  
 جائز ہوگا استحساناً جائز نہیں ہوگا۔

قیاساً جائز ہونے کا حکم استحساناً جائز نہ ہونے کا حکم

یہ ہے کہ رکوع، سجدہ <sup>دونوں</sup> میں توافع کا معنی پایا جاتا ہے لہذا ایسا کرنا قیاساً جائز ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے سجدہ کا رکوع پر قرآن پارس میں ذکر فرمایا ہے۔	رکوع کا معنی ہے جھکنا اس میں توافع (عاجزی) کم ہے۔ جبکہ سجدہ کا معنی ہے پیشانی کو زمین پر رکھنا اس میں انتہائی عاجزی ہے لہذا یہ اس کے قائم مقام نہیں ہوگا
---	--



## سوال نمبر 4

جز 1

ترجمہ عبارت :

بہر حال احکام پس وہ چار قسم پر ہیں  
 ① خالص اللہ تعالیٰ کے حقوق، خالص بندوں کے حقوق  
 وہ جس میں دونوں حق جمع ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا حق  
 اس میں غالب ہو جیسے حد قذف۔ وہ جس میں دونوں  
 حق جمع ہوں جبکہ بندے کا حق اس میں غالب ہو جیسے قصاص۔

جز 2

حقوق اللہ تعالیٰ اعداد :

آٹھ ہیں

نمبر شمار	حقوق
1	عبادت خالصہ
2	عقوبات کاملہ
3	عقوبات قاصرہ
4	وہ حقوق جو دونوں (عبادت، عقوبت) کے درمیان پائے جائیں
5	عبادت جس میں مؤنتہ والا مضی پایا جائے
6	مؤنتہ جس میں عقوبت والا مضی پایا جائے
7	مؤنتہ جس میں مضی قربت پایا جائے
8	وہ حکم جو قائم بذاتہ ہو۔

سبب کی تعریف :

تعریف	معرف
ما یكون طریقاً الى الحكم	سبب
جو حکم کی طرف ذریعہ ہو۔	ترجمہ



## تحریر

ہی مایضاف الیہ وجوب الحکم ابتداءً  
علت جسکی طرف وہ اپنے ابتداءً (بجز واسطہ کے) حکم کے وجوب کی اضافت کی جائے

محرر

علت

ترجمہ

وہ اپنے



## سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ عبارت:

حکم شرعی جو نص سے ثابت ہے بحیثیت ایسی فرع کی  
کی طرف متغوی ہو جو اس کی کامل نظیر ہو اور اس فرع میں نص نہ ہو

جز 2

قیاس کی شرط ثالث جن شروط الابعہ کو متضمن ہے

وہ مندرجہ ذیل ہیں

نمبر شمار	شروط
1	وہ حکم جو نص سے ثابت ہے وہ شرعی ہو صرف لغوی نہ ہو
2	وہ حکم جو ثابت ہے وہ نص سے ثابت ہو اس میں کوئی تضاد و تیریل نہ ہو
3	فرخ اصل کی نظیر ہو لگھیا نہ ہو
4	فرخ میں نص وارد نہ ہو کوئی ہو

جز 3

شروط الابعہ پر تفریعات

مندرجہ ذیل ہے

شرط اول کی مثال:

خمر کا لغوی معنی ہے غماصۃ العقل اب ہر وہ نشہ آور  
جو اس پر سیا آنے سے خمر نہیں کہیں گے

شرط ثانی کی مثال:

ذمی پر کفارہ چار ہیں کیونکہ کفارہ من وجہ  
عقوبۃ ہے اور من وجہ عبادت جبکہ کفارہ عبادت نہیں مطلب یہ  
ہے کہ ان پر عبادت کرنا لازم و ضروری نہیں



شرط ثالث کی مثال: کہانہ

بھول بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا  
امام شافعی نے خطا اور گمراہی کے لیے نسیان پر قیاس کرتے ہوئے فرمایا جبکہ نسیان  
اعلیٰ ہے خطا اور گمراہی ادنیٰ ہیں

شرط رابع کی مثال:

کفارہ یمین اور بھار ان میں غلام آزاد  
کرنے کی قید ہے اب ہم اسکو کفارہ قتل پر قیاس کر کے مومن غلام  
کی قید نہیں لگا سکتے

سوال نمبر 3

جز 1

مالا نص فیہ میں مکملہ ما سے مراد:

وہ فرع ہے جس کی

حرف اصل کے حکم کو متعدي کیا جائے۔

بغالب الراي اور علیٰ احتمال الخطا سے اشارہ:

اس بات کی طرف

ہے کہ اذلہ الربہ میں سے قیاس قطعی دلیل نہیں بلکہ ظنی دلیل ہے یعنی اس

میں قطعیت نہیں بلکہ فرع میں اصل کا حکم ثابت کرنا محض غالب

راي سے ہے۔ اور اس میں خطا کا احتمال باقی ہے۔

جز 2

تحلیل کے لیے تعدیہ کا لازم حکم ہونا:

اس بارے میں احناف و شوافع

کا اختلاف ہے کہ تحلیل کے لیے تعدیہ لازم حکم ہے یا نہیں

شوافع

احناف

تحلیل کے لیے تعدیہ لازم حکم ہے | تحلیل کے لیے تعدیہ لازم حکم نہیں



## دلائل

اضافہ	حاصل	مشواہج
علت قاصرہ سے علم یقینی تو ہے	کیونکہ علت قاصرہ سے علم یقینی	
نہیں ہوتا اور نہ ہی عمل ہوتا	کا فائدہ دیتی ہے اور نہ	
ہے اب باقی رہا کچھ نہیں	عمل کا اس لیے تحلیل کے لیے	
اس لیے تحلیل کے لیے تعدیہ	تعدیہ لازم حکم نہیں	
لازم حکم ہے		

## سوال نمبر 3

جز 1

فیدہ میں ضمیر مذکر لانے کی وجہ

اس کا مرجع محارفہ ہے اور

اس کو مصدر کی تاویل میں کریں گے۔

فیدہ میں ضمیر کا مرجع:

محارفہ ہے

معرف	تحریر
ترجیح	فعل احدى الثلاثين على الآخر و صفا
ترجمہ	دو مثالوں میں سے ایک کا دوسری پر اثر دے گا اور زیادہ ہونا

جز 2

وجہ ترجیح:

جاری ہیں

- 1 قوت تاثیر
- 2 قوت ثبات
- 3 ترجیح کثرت اصول
- 4 ترجیح بالعدم



## 1 قوت تاثیر کی مثال :

یہ ہے کہ اگر استخوان کا اثر قوی ہو گا تو  
استخوان قیاس پر ترجیح پا جائے گا۔ اگر قیاس کا اثر قوی ہو گا تو  
قیاس استخوان پر ترجیح پا جائے گا۔

## 2 قوت ثبات :

مذکورہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ سر کا مسح فرض ہے  
لہذا اس میں تکرار سنت ہو گا۔ جبکہ ہم مانتے ہیں کہ مسح فرض ہے  
لیکن تکرار سنت نہیں۔

## 3 ترجیح کثرت اصول :

جیسا کہ مسح رکن ہے اس میں تکرار سنت ہے اسکی  
ایسا اہل ہے غسل اعضاء اور مسح ابراہیم میں تکرار سنت نہیں کیونکہ  
یہ مسح ہے اسکی کئی اصول ہیں مسح الخف، مسح الجیرہ، مسح التیمم

## 4 ترجیح بالعدم کی مثال :

جیسا کہ مسح الراس و غیرہ میں مسح ہے لہذا اس  
میں تکرار سنت نہیں اسکا عکس ہو سکتا ہے یعنی جو مسح نہیں اس میں  
تکرار سنت نہیں جیسا کہ غسل الوجب  
لیکن امام شافعی کی علت کا عکس نہیں یعنی جو رکن نہ ہو اس میں تکرار  
سنت نہ ہو کیونکہ کلی و غیرہ رکن نہیں لیکن ان میں تکرار سنت ہے۔



جز ب

معارفہ کی اقسام :

دو قسمیں ہیں

معارفہ فیہا مذاقہ	معارفہ خالصہ
-------------------	--------------

معارفہ خالصہ کی اقسام :

دو قسمیں ہیں

فرع کے حکم میں معارف ہو	مقیس علیہ کی علت میں معارف
-------------------------	----------------------------

معارفہ فیہا مذاقہ کی اقسام :

قلب الخلق حکماً و الحکم علی	قلب الخلق شہراً علی الخلق بقرائن کان شہراً
-----------------------------	--

سوال نمبر ۱

تحریف

محرف

ترجیح

فضل احوال الخلق علی الاخر و عفا

ترجیح : ایسا چیز کو دوسری چیز پر از روئے و عفا فضیلت دینا

اقسام :

قوت ثنائیہ	قوت ثبات	ترجیح کثرت افعول	ترجیح بالعدم
------------	----------	------------------	--------------

جز ب

احکام مشروعہ :

چار ہیں



## احکام مشروری

نمبر شمار

- 1 اللہ تعالیٰ کے حقوق
- 2 بندوں کے حقوق
- 3 وہ جس میں دونوں حق ہیں لیکن اللہ کا حق راجح ہو
- 4 وہ جس میں دونوں حق ہیں بندے کا حق راجح ہو

## احکام مشروری کے مطلقات سے مراد:

وہ احکام جو ان کے مطلق ہوتے

ہیں اور وہ چار ہیں۔

سبب	علت	علامت	نتیجہ

## سوال نمبر 3

جزء الف:

اختلف الناس في الثقل اهل من الحلال الموجه ام لا

ترجمہ عبارت:

اختلاف کیا لوگوں نے عقل کے بارے کہ وہ علل صوبہ میں سے ہے یا نہیں

## اختلاف

معتزلہ	اشعریہ
عقل میں چیز کو برا سمجھنا وہ علت قہر ہے	کسی چیز کے واجب ہونے یا حرام ہونے میں
اور جس کو اچھا سمجھنا وہ اس کے لیے	عقل کو کوئی دخل نہیں صرف شرایع
علت موجب ہے قطعیت کے ساتھ	برہانہ موقوف ہے

## احناف کے نزدیک

صحیح قول یہ ہے کہ عقل کو کوئی دخل نہیں ہے صرف شریعت کا کام ہے

شریعت نے جسے (کیج) قرار دیا وہ صحیح ہے اور جسے غلط قرار دیا وہ غلط ہے۔  
صحیح

جزء ب:

اہلیت کا لغوی معنی کسی کام کو کرنے کی صلاحیت کا ہونا

اصولاً ہی معنی حقوق مشروع لہ وعلیہ کے وجوب کی صلاحیت کا ہونا

اقسام:

دو قسم ہیں:

اہلیت وجوب	اہلیت اداء
------------	------------

دیکھئے



سوال نمبر 1

جز 1

قیاس کا لغوی معنی	اندازہ کرنا
اصطلاحی معنی	تعدیۃ الحکم من الاصل الی الفرع احلۃ منکرۃ لا تدلک بجز واللغة ترجمہ: حکم کو اصل سے فرع کی طرف منقول کرنا ایسی علت کی وجہ سے جو ان دونوں میں متوہد ہو اور محض اختلاف سے معلوم نہ ہو سکے

قیاس کے لغوی معنی میں مخالفت

لغوی معنی	اندازہ کرنا قیاس کر قیاس
اس لیے کہ یہ اس میں مجتہدین غیر مقلدین علیہ مسئلہ کا مقلدین علیہ مسئلہ کے ساتھ اندازہ کرتے ہیں	
جز 2 قیاس کی وجودی شرائط	عدلی شرائط
1 جس لغی پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری لغی سے خاص نہ ہو	فرع کا حکم قیاس کرنے کے بعد بھی جوں
2 اصل سے مخالف قیاس نہ ہو	کاتوں پر یہ اس میں کوئی تغیر تبدیل نہ ہو
	فرع میں کوئی لغی وارح نہ ہوگی

سوال نمبر 2

جز 1 معنی	تعریف
تکلیف کا لغوی معنی	کشت میں کسی چیز کے ساتھ جانے والی کو رکھنے میں
اصطلاحی معنی	جس کے بغیر شئی کا وجود نہ ہو

قیاس کے ارکان:

چار ہیں

(1) مقیس علیہ	(1) حکم
(2) مقیس	(2) علت جاہد

## تعریف

معرف

وصف کا ان علتوں میں سے ہونا جو بنی پاک علی اللہ علیہ السلام اور سلف و صالحین سے منقول ہوں

وصف صالح

## تعریف

معرف

وہ ہے جس میں علت کا اثر نفس یا اجماع کے ذریعے کسی نہ کسی طریقے سے ثابت ہو چکا ہو۔

وصف معطل

## جزء

کسی شے کو اچھا بنانا

استحسان کا لغوی معنی

هو دليل من الأدلة الاربعه يعارض القياس الجلي ويحل به اذا كان أقوى

اصطلاحی معنی

ترجمہ اذلہ اربعہ میں سے وہ دلیل جو قیاس جلی کے معارض ہو

اور قوی ہونے کی صورت میں اس پر عمل فرمایا ہو

استحسان بالضرورة کی مثال

مجبور آدمی کے لیے سرحد اڑکھانا

جاننے پر مجبوری کی حالت میں

استحسان بالا جماع کی مثال

بیع استفناج در حقیقتہ معلوم ہے

اور معلوم بیع ناجائز ہوتی ہے لہذا یہ بھی ناجائز

ہوتی لیکن یہ اجماع سے ثابت ہے لہذا

یہ جائز ہے۔

## سوال نمبر 3

شی کے لحاظ کو باطن بنانا

قلب کا لغوی معنی

تخیر التحلیل الی ہیئۃ تخالف ہیئۃ التي كان عليها

اصطلاحی معنی

ترجمہ تحلیل کی ہیئت کو اس ہیئت سے بدل دینا جس

پر وہ پہلے تھی۔



قلب کی نوع ثانی

قلب کی نوع اول

اس کی تحقیق کے لیے فروری ہے کہ اس  
میں وصف زائد موجود ہو جو پہلے وصف  
کی تفسیر ہے

اس قیاس اور محل میں جیسے ہو  
ہے جس میں تحلیل حکم پر ہو

جز ۲

دونوں قسموں کا ماخذ:

دوسری قسم

پہلی قسم

قلب الجواب سے ماخوذ ہے

قلب الاناء سے ماخوذ ہے

جز ۲

قلب کی اقسام:

2

1

حکم کو باقی رکھتے ہوئے سابقہ ثابت شدہ  
حکم کے خلاف علت بنائی جائے

علت کو حکم اور حکم کو علت  
بنادیا جائے

پہلی قسم کی مثال:

اگر بچہ شادی شدہ کافر نے زنا کیا تو اس سے اکوڑے لگیں گے

اگر شادی شدہ نے زنا کیا تو اس کی سزا کے بارے میں اختلاف ہے

عند الشوافع

عند الاحناف

اس کی سزا رجم ہے

اس کی سزا اکوڑے ہیں

دوسری قسم کی مثال:

عند الشوافع

عند الاحناف

رمضان کا روزہ فرض ہے اس میں

رمضان کا روزہ فرض ہے اس میں

جیسا نیت ضروری ہے

جیسا نیت ضروری نہیں

## دلائل

اضاف	سبب افح
اس کی تحسین جب شارع کی	اگر مفسد کی عبادت کا روزہ لگاتا تو نیت
حرف سے پہلے کی ہے تو اتنا کافی ہے	ضروری ہوتی ہے کہ اب بھی ضروری ہے

## سوال نمبر ۱

احکام مشروعہ کے متعلقات

سبب	جاری ہیں
(۱) سبب	(۳) علت
(۲) شرط	(۴) علامت

## سبب کی اقسام

سبب حقیقی	جاری ہیں
(۱) سبب حقیقی	(۲) سبب مجازی
(۳) سبب بمعنی علت	(۴) سبب مشابہ بالحلۃ

## جز ۲

علت کالغوی معنی	تبدیلی
اصلاحی معنی	ہی ما یضاف الیہ وجوب الحکم ابتداءً
	ترجہ وہ ہے جو ابتداءً حکم کے وجوب کی طرف مضاف ہو

## خط کشیدہ قیود کے فوائد

قیود	فوائد
وجوب الحکم ابتداءً	اس قید سے سبب علامت علت کی علت سے
	احتراز کیا



برپہ  
فہمی 2016  
سوال نمبر 1  
اُصول فقہ

جزء الف:

مصرف	تحریف	لحالة
قیاس	تحدیة الحکم من الاصل الى الفرع لحلة متدة	
ترجمہ	لا تدرك بمجرد اللغة	
	حکم کو اصل سے فرعی کی طرف متحرکی کرنا ایسی علت کی وجہ سے	
	جو اصل اور فرعی دونوں میں متحرک ہو جو محض لغت سے معلوم ہو سکے	

حجیت قیاس کے ثبوت پر مضمون:

اس کی حجیت عقلی و

عقلی دلائل سے ثابت ہے۔

عقلی دلیل:

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

فان تنازعتم فی شئی فردوه الى اللہ و الرسول۔

جس اگرتما رہے در میان کسی مسئلہ میں اختلاف بنیاد ہو جائے تو اسے

اللہ اور اس کے رسول کے حوالے کر دیا کرو۔ یہاں سے اختلافی مسائل کو رسول کی طرف لوٹانے

کا حکم ہے تاکہ رسول اس میں غور و فکر کر کے اسکا حل نکالیں اور پھر اسکی اتباع لازم ہو جائے گی

عقلی دلیل:

اس طرح کے معاملات میں لوگ عموماً غور و فکر کرتے

ہیں اور شریعت نے انہیں یہ اختیار دیا ہے کہ ایک مسئلہ پر اجماع

کر لیں۔ کیونکہ احکام الہیہ میں سے ایسا اجماع بھی ہے شریعت نے اس سے

منع نہیں فرمایا یاں اسکے طریقے بتلائے ہیں کہ کس طرح کیا جائے۔

جزء ب

قیاس کی وجودی شرائط

دو ہیں

## شرائط

نمبر شمار	شرائط
1	شرعی حکم جو نقص سے ثابت ہے فرع میں بھی وہی ثابت ہو
2	اصل کا حکم قیاس کرنے کے بعد بھی جو انکاتوں پر ہے اس میں کوئی تغیر تبدیل نہ ہو

## نوٹ:

پہلی شرط کی پھر چار شرائط ہیں

نمبر شمار	شرائط	امثلہ
1	وہ حکم جو نقص سے ثابت ہے وہ شرعی ہو صرف لغوی نہ ہو	خمر
2	وہ حکم جو ثابت ہے وہ نقص سے ثابت ہو اس میں کوئی تغیر تبدیل نہ ہو	ذمی پر کفارہ طہار نہیں
3	فرع اصل کی زیر سیو گنہیا نہ ہو	ہول روکھانے پہنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
4	فرع میں نقص نہ ہو	کفارہ عینین

## سوال نمبر 3

### جز 1

ترجمہ عبارت:

ہم کہتے ہیں کہ علتیں دو قسم پر ہیں طردیہ

اور مؤثرہ اور ان دونوں قسموں میں سے ہر ایک پر چند طرح کے اعترافات ہیں۔

علل کی مذکورہ اقسام:

دو ہیں

1 طردیہ 2 مؤثرہ

تعریف

مصرف

طردیہ

یہ ہے کہ حکم اسے وجود اور عدم کے ساتھ دائر ہو اگر علت موجود

ہوگی تو حکم بھی موجود ہوگا اگر علت معدوم ہوگی تو حکم بھی معدوم ہوگا

مثال:

اگر سورج موجود ہو تو دن بھی موجود ہوگا اگر سورج

موجود نہ ہو تو دن بھی موجود نہ ہوگا



تعاریف	مصرف
یہ ہے کہ نفس یا اجتماع کی وجہ سے دوسری جگہوں میں بھی اسکا اثر ظاہر ہوا ہو۔	مؤثرہ
سور کو حرۃ پر قیاس کرتے ہوئے۔	مثال

جزیہ

علل طرد یہ کہ دفع کرنے کے طریقے:

چار ہیں

- 1 قول بموجب الحلة 2 ممانعت
- 3 فساد دفع 4 مناقضہ

حکوکی وفاحت:

مندرجہ ذیل ہے

قول بموجب الحلة:

فریق مخالف نے جس علت کو ثابت کیا ہو

اسی کو تسلیم کر کے البتہ اقل چھوڑے کہ علت وہی رہے لیکن حکم تبدیل ہو جائے۔

مثال:

امام شافعی کے نزدیک روزہ میں نیت ضروری ہے اور ادھی

کو نیت کرنے جبکہ ہمارے نزدیک نیت ضروری ہے لیکن ادھی

پر ضروری نہیں مثلاً اگر شارجہ نے تجیں کو ادھی تو اتنا کافی ہے

ادھی پر دوبارہ نیت ضروری نہ ہوگی۔

ممانعت:

مقتضیٰ مطلق کی دلیل کے تمام مقررات کو یا بعض کو قبول

کرنے سے انکار کر دینا

مثال:

امام شافعی کے نزدیک کسی نے روزے کی حالت میں جماع کیا تو اس پر گناہ ہوگا

انہوں نے علت جماع کو بنایا

ہمارے نزدیک،

علت جامع نہیں بلکہ اگر کسی نے عہداً روزہ توڑا  
تو اس پر کفارہ واجب ہوگا اگر بھول کر کھایا پیا تو کفارہ نہیں اسی طرح  
اگر بھول کر جامع کیا تو کفارہ نہیں ہوگا

### سوال نمبر 3

جز ۲

الکمان قیاس:

چار ہیں

- |   |           |   |      |
|---|-----------|---|------|
| 1 | مقیس علیہ | 2 | مقیس |
| 3 | علت جامعہ | 4 | حکم  |

### سوال نمبر 4

جز ۱

تحریر

مصرف

فضل احد المثلین علی الآخر وصفاً

ترجیح

دو مشلوں میں سے ایک کا جو دوسری پر از روئے وقف زیادہ ہونا  
والف

ترجمہ

وہ امور جن سے ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

امور

نمبر شمار

1 قوت تاثیر

1

2 قوت ثبات

2

3 ترجیح اثر اصول

3

4 ترجیح بالقدم

4



سوال نمبر 4

جز الف :

قیاس کا لغوی معنی اندازہ کرنا

اصطلاحی معنی تقدیر حکم من الاصل الی الفرع لحلة متقوة لا تدرك بمجرد اللغة

ترجمہ حکم کو اصل سے فرع کی طرف متعدي کرنا ایسی علت کہ

موجود ہے جو ان دونوں میں متقدم ہو جو محض لغت سے معلوم نہ ہو سکے

جز ب :

قیاس کی شرائط

وجودی	عربی
1 جس لغت پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری لغت سے خاص نہ ہو	شرعی حکم جو لغت سے ثابت ہے فرع میں بھی وہی ثابت ہو
2 اصل ہی مخالف قیاس نہ ہو	اصل کا حکم قیاس کے بعد بھی جوں کا توں رہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہو

ارکان قیاس :

مقیس علیہ	مقیس	علت جامعہ	حکم
-----------	------	-----------	-----

جز ج :

ترجمہ عبارت :

اور جب علت یہاں سے نزدیک اثر کی وجہ سے

علت بنتی ہے تو ہم نے استحسنان کو قیاس پر مقدم کیا۔

تشریح :

محقق یہاں سے تیار ہے ہیں کہ اگر استحسنان کے مقابلے میں

قیاس جلی آ جائے اور اس کا اثر قوی نہ ہو جبکہ استحسنان کا اثر قوی ہو۔

تو ہم استحصان کو قیاس پر مقدم کرتے ہیں جیسا کہ بیع استعناع قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ یہ ناجائز بیو لکین چونکہ یہ استحصان بالاجماع سے ثابت ہے تو ہم نے اسے جائز قرار دے دیا۔

استحصان کا لغوی معنی	کسی شے کو اچھا بنانا
اصطلاحی معنی	ہو دلیل من الادلة الاربعہ لعارض القیاس الجلی ویصل بہ اذا کان اقوی منه
ترجمہ	استحصان از اہم اربعہ میں سے وہ دلیل ہے جو قیاس جلی کے معارض سے اور زیادہ قوی ہونے کی صورت میں قابل عمل ہو۔

## سوال نمبر 2

جز الف۔

معرف	تعریف
علت طردیہ	حکم کا وجود اور عدم کے ساتھ اثر بیونا اگر علت موجود ہو تو حکم بھی موجود اگر علت مفرد ہو تو حکم بھی مفرد ہو
	مثال: اگر سورج موجود ہو تو دن بھی موجود ہوگا اگر سورج موجود نہ ہو تو دن بھی موجود نہ ہوگا

معرف	تعریف
علت مؤثرہ	لغوی یا اجماع کی وجہ سے دوسری جگہوں میں بھی بھی اس کا اثر نکال دیا ہو۔
	مثال: سور کو پھر پر قیاس کرتے ہوئے۔

جز ب۔

معرف	تعریف
ممانعت	عدم قبول المسائل مقدمات دلیل المحلل علیہا او بعضہا بالتعین مسائل مستدل کی دلیل کے تمام یا بعض مقدمات کو قبول نہ کرنے سے انکار کرنے



معرف	تعریف
فساد وضع	هو ان يجعل الحلة وصفاً لا يليق بذلك الحكم ترجمہ: حکم کی علت الیہ وصف کو بنانا جو اس حکم کے لائق نہ ہو

معرف	تعریف
مناقضہ	وجود الحلة وتختلف الحكم عنه ترجمہ: علت کے پائے جانے کے باوجود حکم کا اس کے پیچھے رہنا

خارج	معرف
سبب	تعریف ما يكون طريقاً الى الحكم ترجمہ: جو حکم کی طرف راہ بنائے ہو

معرف	تعریف
علت	هي ما يضاف اليه وجوب الحكم ابتداء ترجمہ: جو ابتداء حکم کو واجب کرنے کے لیے کسی شے کی طرف اضافہ ہے

معرف	تعریف
علامت	ما يتعرف به الوجود من غير وجوب ولا وجود ترجمہ: جو وجود کی پہچان کرنے کے بغیر وجود اور وجوب کے

معرف	تعریف
شرط	ما يتعلق به الوجود من غير وجوب ترجمہ: جس کے ساتھ وجود کا تعلق ہو بغیر وجوب کے

### سوال نمبر 3

جزء الف:

غیر

ترجمہ عبارت:

کسی شے کو اس کے (مخبر) کے قائم مقام کرنا در قسم

بیرہ الناس سے ایک سبب دواعی کو مدعو کے قائم مقام کرنا جیسے سفر اور مرض میں

نوٹ: یہاں سبب دواعی ہے اور سبب مدعو ہے۔

وضاحت:

صنف بیان سے علت کی (ضما) اور حکم بیان کو رہا ہے۔

تعریف

معروف

صنف میں تین چیزیں ہیں حکم کا اس کے طرف صفا ہونا حکم کا موثر  
ہونا حکم کا اس کے متصل ہونا۔

علت نامہ

تعریف

معروف

وہ جس میں مذکورہ چیزوں میں سے ایک یا دو یا تینوں  
نہ پائی جائیں۔

علت ناقصہ

جزء ب:



ترجمہ عبارت:

اور اغداد اختیار کے قوت سے قوت میں اور قدرت کے

استعمال کے قوت سے قوت میں نوم کی طرح ہے حتیٰ کہ اغداد محض اعتبارات کے

لیے مائع ہے اور وہ اس سے زیادہ ہے قوت کے لحاظ سے اس لیے کہ نیند طبی

سلسلے ہے اور اغداد اس کو عارض ہے جو قوت کے بالکل منافی ہے۔

وضاحت:

صنف بیان سے اغداد کی تعریف، اقسام اور حکم بیان کر رہے ہیں

جزء ب

معرف	تحریر
اغداد	هو تدخل القوى المدركة والحركة حركة ارادية بسبب مرقع
	يخضع الدماغ والقلب
	ترجمہ: انسان کی قوت مدركہ و حرکت کا عقل پر جالتا ایسی صرف کی
	وہم سے جو دماغ اور قلب دونوں کو عارض ہو۔

اغداد کا حکم	نوم کا حکم
اغداد تمام حالات میں ناقض	لشئ في حالة من اور شيئ في الحاکر
و ضرر ہے	سنوف کی حالت میں ناقض و ضرر ہے

سوال نمبر 1

جزء الف:

اندازہ کرنا	قیاس کا لغوی معنی
آدمیتہ الحکم من الاعمال الی الفرع لحلقہ منکوحہ لاثباتہ بالجمود اللغۃ	اعمال و احکام کے لغوی معنی
ترجمہ: حکم کو اصل سے فرع کی طرف منقول کرنا ایسی علت کی وجہ سے جو	
ان دونوں میں مشترک ہو جو محض لغت سے معلوم نہ ہو سکے	

قیاس کی شرائط:

نمبر شمار	شرائط
1	جس لغت پر قیاس کرنا چاہیں وہ خود دوسری لغت سے خاص نہ ہو
2	اصل ہی مخالف قیاس نہ ہو

جزء ب:

و کذا لک جوہر الا برال فی باب الزکوۃ ثبت باللفظ الی بالتعلیل  
وضاحت: اور اسی طرح زکوۃ کے باب میں قیمت کو بدلہ میں دینا کا جائز ہونا  
لغت سے ثابت ہے نہ کہ تعلیل سے  
یہ عبارت دیکھا سوال کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ تم نے کیا اصل لغت کا حکم نہ ہوئے حالانکہ  
زکوۃ میں بھی جائز مانا ہے کہ پانچ روٹوں میں ایک بکری ہے لیکن تم کہتے ہو  
بکری کی قیمت ادا کرنا جائز ہے اس سے حکم لغت کا بدل لیا ہے  
جواب: یہ تبدیل خود لغت سے ثابت ہے لغت میں مذکور ہے 2 حاصل درایت فی الاموال  
الاعلیٰ اللہ عزوجل - رب تعالیٰ نے جب رزق دینا اپنے فرم کر کے اہل عیال کے لئے  
پسے - لباس، مسکن وغیرہ پر مشتمل ہے تو گویا کہ یہ تبدیل واجب شرع کی طرف سے ہے  
لہذا واضح ہو کہ ذہن و تبدیل لغت سے ہے نہ کہ تعلیل سے البتہ تعلیل سمجھائی  
گئی ہے۔



جزء: الف:

استحسان کو قیاس پر مقدم کرنا۔

مثلاً یہ ہے کہ جہاں میں کی تاثیر

قوی ہوگی وہاں اسے مقدم کر دینے کے جہاں قیاس کی تاثیر قوی ہوگی وہاں قیاس مقدم ہوگا جہاں استحسان کی تاثیر قوی ہوگی وہاں استحسان مقدم ہوگا۔

استحسان

مثال:

بیع استغناء مردود ہے اور مردود بیع ناجائز ہوتی ہے قیاس کا تقاضا

تھا کہ یہ بیع بھی ناجائز ہوتی لیکن چونکہ اس پر اجماع ہے کہ یہ بیع جائز ہے

اور استحساناً جائز قرار دیا گیا تو جب قیاس کو چھوڑ کر اس پر عمل کریں گے۔

جزء: ب:

نہ الا استحسان لیس من باب خصوص العلل

مذکورہ عبارت کی وضاحت:

بھر استحسان الخ یعنی علل سے نہیں ہے

مختلف ہیں سے (یہ) اختلافی مسئلہ چھوڑ رہے ہیں جس کا عنوان ہے کہ کیا یہ مسئلہ ہے

کہ کسی حکم علت ہو اور حکم کسی مانع کی وجہ سے غایا یا جائے

بعض اضافہ عام مسئلہ امام مالک امام احمد اس کے قائل ہیں یہ فقہات کہتے ہیں کہ علل

شرعی احکام کے لیے علامت ہوتی ہے جسے بادل یا ریش کی علامت ہے کو جسے یہ ہو سکتا ہے

کہ بادل یا ریش سے جو ایسا ہے یہ ہو سکتا ہے کہ کسی حکم علت ہو اور حکم کسی مانع کی

وجہ سے حکم غایا یا جائے

عام اقسام تفصیل کے جو مسئلے قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے کہ حکم کا مخالف بجز مانع کے لیے

تو مخالف الیہ لعل ہے مانع کی وجہ سے بھی حکم کا علت سے تخلف بالکل ہے

کیونکہ علل شرعی احکام کی دلائل ہیں لہذا جہاں بھی علت ہوگی وہاں حکم

ناہی کرے گی۔

### سوال نمبر 3

جزء: الف:

معروف	تحریف
مما لفت	عدم قبول المناہل مقدمات دلیل المعلن علیہا رو بجمعہا
	ترجمہ: مسائل مستدل کی دلیل کے تمام مقدمات کو یا بعض متعین کو قبول کرنے سے نظر گر دے۔

اقسام: چار ہیں

نمبر شمار	اقسام
1	المما لفت فی نفس الوصف
2	المما لفت فی صلاحہ للحکم
3	المما لفت فی نفس الحکم
4	المما لفت فی نسبتہ الحکم الی الوصف

نمبر شمار	امثلہ
1	جیسے کوئی دلیل پیش کرے کہ سرے میں مسیح میں تثلیث سنت ہے جیسا کہ استنباح میں
2	جیسا کہ نماز و روزہ کی عدم فریضہ میں علت و خبریہ الباریت نہیں
3	امام شافعی فرماتے ہیں سر کا مسیح کہیں ہے لہذا اس میں تثلیث سنت ہے، ہم کہتے ہیں کہ سنہ کی سنت تثلیث نہیں
4	جیسا کہ امام شافعی نے تثلیث کی سنت نبویہ کو اُفت کے ساتھ منسوب کیا ہم کہتے ہیں تثلیث کی سنت اُفت کی طرف منسوب نہیں